

مدیر کے نام

نسیم احمد، اسلام آباد
 ”پروپیکٹڈ اور ذرائع ابلاغ“ (اگست ۲۰۰۱ء) حبیب الرحمن چترالی صاحب نے ایک اچھوتے موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور حق ادا کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے موضوعات پر تحقیقی کام ہوتا رہے (صفحہ ۳۱ سطر ۴ میں آیت چھٹی نہیں ۶۰ ہے)۔

قاری طارق امین، صوابی
 ”خدمتِ خلق“ (اگست ۲۰۰۱ء) خرم مراد صاحب کی تحریر بہت پسند آئی۔ اس ایمان پر ورتحریر سے خدمتِ خلق کے بہت سے گوشے وا ہوئے۔ حقوقِ العباد کی ادا گی اسی کو کہتے ہیں۔

عثمان ابراہیم، لاہور
 ”کتاب نما“ (اگست ۲۰۰۱ء) میں سیرتِ بانی دارالعلوم پر تبصرہ شائع ہوا۔ سیرت کا لفظ عام طور پر سیرتِ رسول اور سیرتِ صحابہ کے لیے مخصوص ہے۔ معروف شخصیات کے حالات زندگی پر مبنی کتب کے لیے سوانح کا لفظ مروج ہے۔ اس لحاظ سے کتاب کا نام غور طلب ہے۔

سیدہ سلطی زبیری، لاہور
 ”تومی بیداری --- وقت کا تقاضا“ (جولائی ۲۰۰۱ء) میں مولانا روم کے شعر۔

زیں بہرمان ست عناصر ولم گرفت
 شیر خدا و رستم دستام آرزوست

کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ ”ان در ماندہ ست رفتار ہر ایہوں سے بھی میرا دل اچاٹ ہو گیا ہے۔ کسی شیر خدا اور کسی رستم کی داستان کی آرزو میں نکل کھڑا ہوں۔“ معلوم نہیں کس اصول کے تحت داستان کے لفظ کو داستان کے معنی پہنائے گئے ہیں۔ فارسی زبان کا ذوق رکھنے والے حضرات سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ رستم داستان میں اضافت اپنی ہے، یعنی داستان کا بیٹا رستم --- داستان رستم کے باپ کا لقب ہے۔

اعجاز علی ندیم، لاہور
 ترجمان القرآن کا انتظار ہر مہینے کی آخری تاریخوں سے شروع کر دیتا ہوں کیونکہ اگلے مہینے کی منصوبہ بندی میں اس کے لیے وقت مختص کرنا ہوتا ہے۔ اہم مضامین کے نوٹس تیار کرتا ہوں جو بعد میں بہت کام آتے ہیں۔ اس کے سب سے سلسلے بہت مفید ہیں لیکن میں سب سے زیادہ اہمیت اشارات، تزکیہ و تربیت اور تہذیب جدید کو دیتا ہوں۔ سناہل العلم کے اشتہارات خوب صورت کتابچے کی شکل میں شائع کروائے جائیں تو بہت مفید ہوں گے کیونکہ آج کل management sciences کا بڑا چرچا ہے۔